آؤٹ آف دی شیڈوز

انڈیکس 2022

جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کا علاقائی اختصار

Out of the Shadows

ECONOMIST IMPACT

تحقیق کے بعد تیار
کردہ بذریعہ

Out of the Shadows

مشمولات

جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا ایک نظر میں **2**

نمائندہ خلاصہ **3**

آؤٹ آف دی شیڈوز انڈیکس **4**

علاقائی جائزہ 6

علاقائی استحکام 10

توجہ مرکوز کرنے کے لیے علاقائی مقامات 12

ملک کے موازنے 15

نتیجہ: جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا کے لیے استحکام اور توجہ مرکوز کرنے والے اہم شعبے **17**

جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا ایک نظر میں

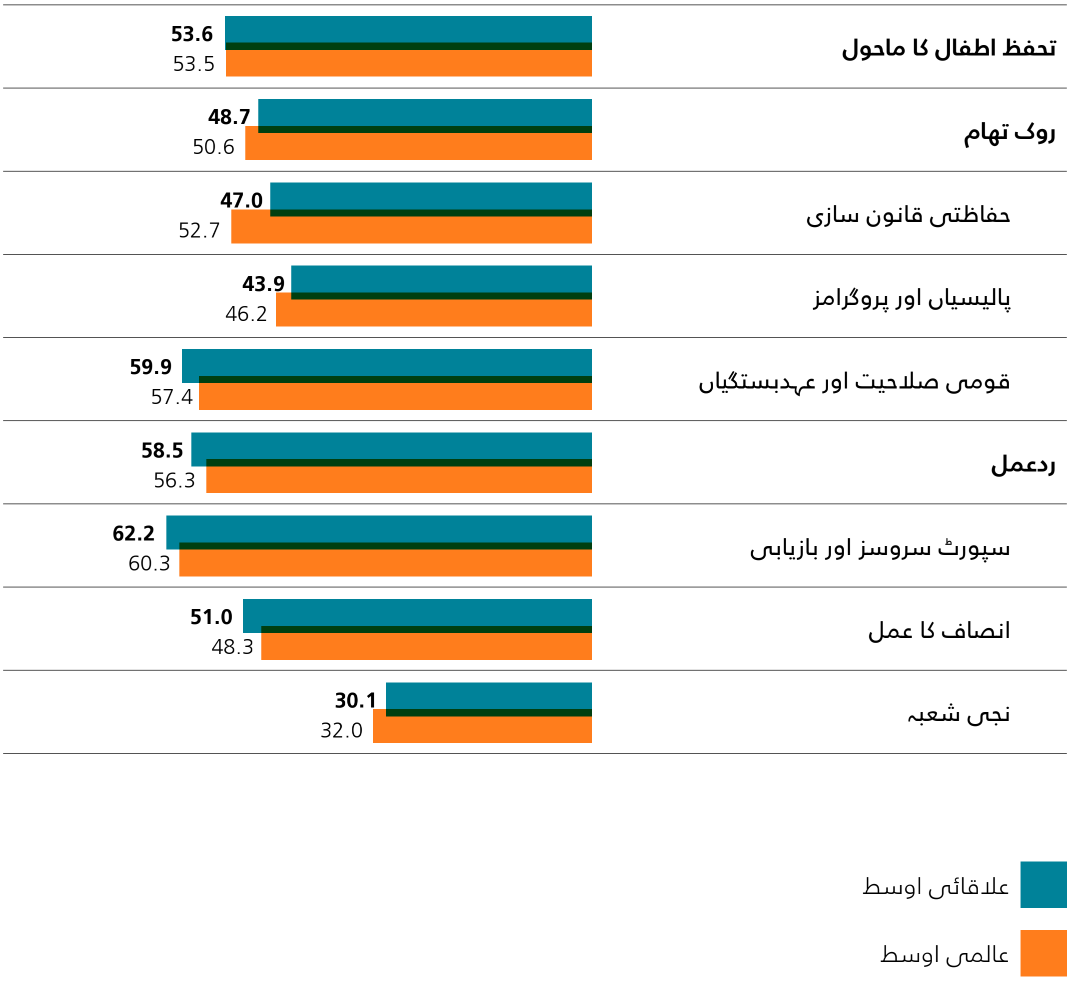

نمائندہ خلاصہ

جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا نے بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی (CSEA) کی روک تھام اور ردعمل میں عالمی *آؤٹ آف دی شیڈوز انڈیکس* (OOSI) کی اوسط سے قدرے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ متعدد اہم OOSI ڈومینز میں خطے کی کامیابی مندرجہ ذیل عوامل کی وجہ سے ہے:

- جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے جائزہ شدہ ممالک نے بچوں کے جنسی بدسلوکی اور استحصال کے خلاف جنگ میں **حکومت اور سول سوسائٹی کے مابین تعاون کی اعلی سطح** کا مظاہرہ کیا۔
- ابتدائی ردعمل کی خدمات کی زیادہ سے زیادہ دستیابی اور رابطہ کاری کو یقینی بنانے کے لیے علاقائی سرگرمیوں نے استحصال اور بدسلوکی کے واقعات کے بعد ضروری دیکھ بھال تک بہتر **رسائی کو ممکن بنایا ہے۔**
- نوجوانوں کے خلاف جنسی جرائم کی تفتیشات اور مواخذہ کے لیے بچوں کے دوستانہ رہنما خطوط اور ماہر خصوصی یونٹوں کو فروغ دینا اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ **بچے کے مفادات پر نظام فوجداری کی کارروائی کے ذریعے غور کیا جاتا ہے۔**

ابھی تک، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں اب بھی ایسی فوری خلا موجود ہے جسے پُر کرنے کی ضرورت ہے:

- CSEA سے نمٹنے کے لیے جامع قانون سازی کا نفاذ اہم ہے۔ حالانکہ اس محاذ پر کچھ علاقائی پیش رفت ہوئی ہے، لیکن قانون میں استحصال اور بدسلوکی کی اقسام اور جنسی منظوری کی کم عمر کے بارے میں صنف سے مخصوص وضاحتیں بچوں کو غیر محفوظ بنادیتی ہیں۔
- خطے کے چند ممالک نے والدین، اساتذہ اور نوجوانوں کی خدمت کرنے والی تنظیموں کے لیے تعلیم اور بیداری پیدا کرنے والے وسائل تیار کیے ہیں۔ اس طرح کے ٹولز اس بات کو یقینی بنانے کے لیے انتہائی اہم ہیں کہ کلیدی مستفدین بدسلوکی کی روک تھام کرنے اور اس کے تئیں ردعمل کرنے کے لیے درست معلومات اور مہارت سے لیس ہوں۔
- ڈیٹا اور تشخیصی عمل کی کمی CSEA کے انصاف کے ردعمل کے معیار اور اثرانگیزی میں مرئیت کو محدود کرتا ہے۔

آؤٹ آف دی شیڈوز انڈیکس

آؤٹ آف دی شیڈوز انڈیکس (OOSI) اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کس طرح سے 60 ممالک، جو کہ بچوں کی عالمی آبادی کا تقریبا 85% ہیں، CSEA کی روک تھام اور اس کے تئیں ردعمل ظاہر کررہے ہیں۔ یہ ممالک کے اس مسئلے سے نمٹنے کے طریقے کے بارے میں عالمی تشخیص کو فروغ دینے کی پہلی کوشش ہے۔ یہ انڈیکس ممالک میں CSEA کے پیمانے کی پیمائش نہیں کرتا ہے، لیکن اس کے بجائے اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے کہ مستفدین قومی سطح پر اس مسئلے سے کس طرح نمٹ رہے ہیں کیونکہ حکومتیں پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ "CSEA کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک مربوط، ملکی سطح کا نقطہ نظر کیسا نظر آتا ہے؟" یہ OOSI کے لائحہ عمل کے مرکز میں موجود ہے (دیکھیں خاکہ 1)۔

خاکہ 1: CSEA سے نمٹنے کے لیے ایک مربوط نقطہ نظر

پالیسیاں اور پروگرامز

معاشی، سماجی اور ماحولیاتی جوکھم کے عوامل سے نمٹنے کے لیے حکومت کے ذریعہ اٹھائے گئے اقدامات اور سول سوسائٹی کے پروگراموں کا جائزہ لیتا ہے جس سے بچوں میں جنسی استحصال اور بدسلوکی کے لیے حساسیت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

حفاظتی قانون سازی

اس بات کی تشخیص کرتا ہے کوئی ملک بچوں کو جنسی استحصال اور بدسلوکی سے کس حد تک قانونی یا انضباطی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

قومی صلاحیت اور عہدبستگیاں

اس بات کی تشخیص کی جاتی ہے کہ حکومت اس مسئلے کے موجودہ دائرہ اور پیمانے کو سمجھنے اور زیادہ موثر روک تھام کے اقدامات کی تعمیر کے لیے کس حد تک عہدبستہ ہے۔

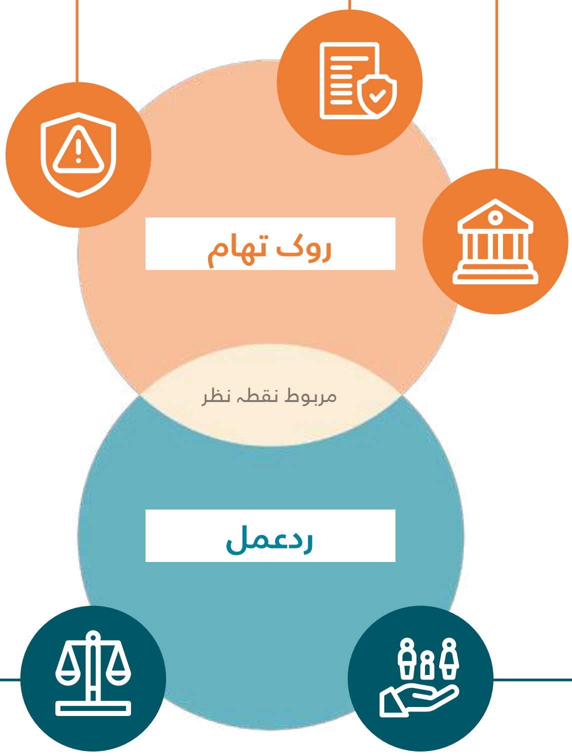

انصاف کا عمل

ردعمل کے ابتدائی لمحے سے لے کر کیس کے حل ہونے تک، اس کی صلاحیت کی تشخیص کرنے، ردعمل دینے کی صلاحیت اور اثر انگیزی کے ذریعہ انصاف کے نظام کی صلاحیت کی پیمائش کی جاتی ہے تاکہ اس بات کا اندازہ لگایا جاسکے کہ یہ کس حد تک بچے کے بہترین مفادات کو اپنی بنیاد میں رکھتا ہے۔

سپورٹ سروسز اور بازیابی

CSEA کے متاثرین کے لیے انصاف کے نظام سے باہر حکومت کی زیر قیادت اور سول سوسائٹی کے معاون سسٹم دونوں کو، خاص طور پر صحت، طبی امداد کی خدمات، دماغی صحت اور بازآبادکاری اور بحالی کے عمل کے ذریعے بچوں پر مرتکز فیصلہ سازی کو بڑھانے کے طریقہ سے متعلق چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

نجی شعبہ بچوں کے ساتھ کس طرح مصروف عمل ہے، خصوصی طور پر ڈیٹا پروٹیکشن، چائلڈ لیبر اور بچوں کے جنسی استحصال کے مواد (CSAM) کے آن لائن پھیلاؤ کو روکنے میں انٹرنیٹ سروس فراہم کنندگان (ISPs) کے کردار سے متعلق معاملات کو منضبط کرنے کے طریقہ کے لیے حکومتوں کی قانون سازی کو فروغ دینے کی پیمائش کے لیے ایک علیحدہ ماڈیول بھی تشکیل دیا گیا تھا۔

علاقائی جائزہ

آؤٹ آف دی شیڈوز انڈیکس میں 60 ممالک کا احاطہ کیا گیا ہے جن کا انتخاب اس تسلیم کی بنیاد پر کیا گیا تھا کہ CSEA ایک عالمگیر مسئلہ ہے جو دولت سے قطع نظر، ہر ملک کو متاثر کرتا ہے۔ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں ہم نے ہندوستان، بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا، پاکستان، انڈونیشیا، فلپینس، ویتنام، ملیشیا، کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کا جائزہ لیا۔[1]

مجموعی طور پر، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا CSEA کے ردعمل کے لحاظ سے عالمی اوسط سے اوپر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے؛ تاہم، اب روک تھام کو ترجیح دی جانی چاہیئے کیونکہ اس زمرے میں خطے کا اسکور عالمی اوسط سے پیچھے ہے (خاکہ 2 دیکھیں)۔

تصویر 2: مجموعی طور پر، علاقہ کے لحاظ سے، روک تھام اور ردعمل کے اسکور

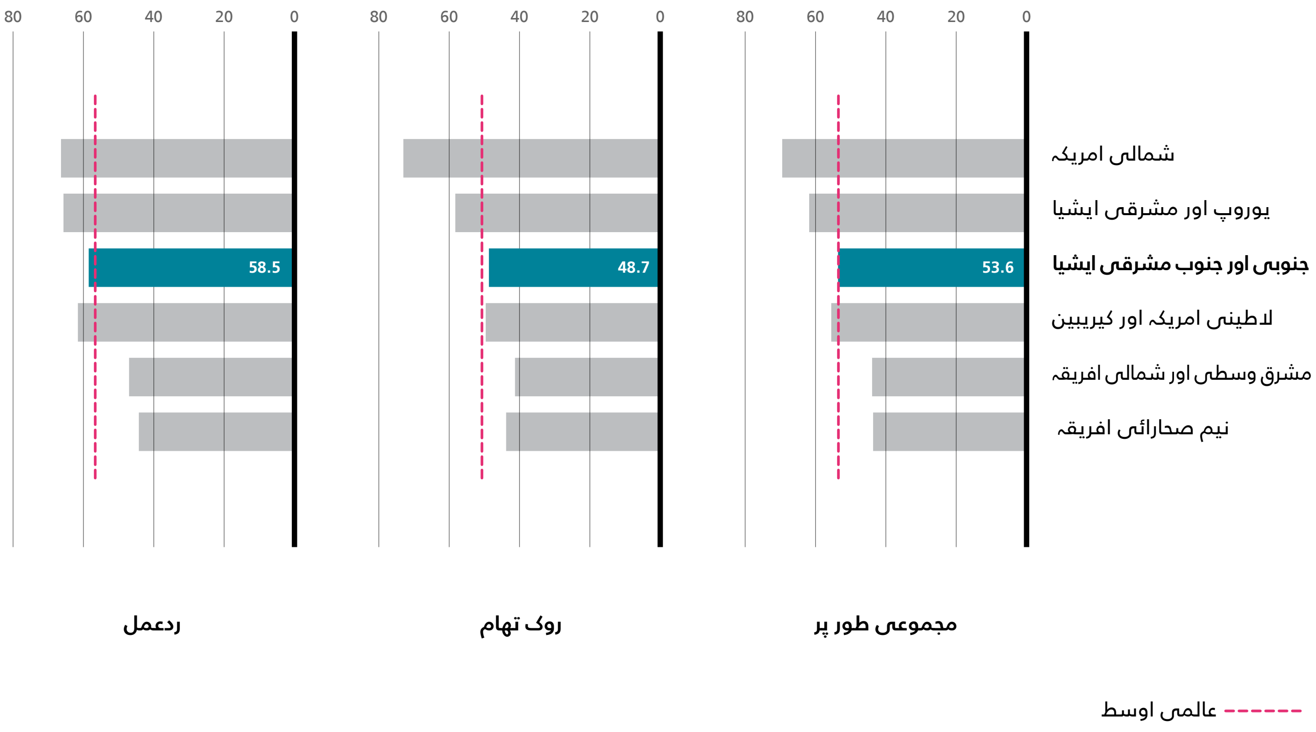

1 چونکہ اس علاقائی بریفنگ کی توجہ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا ہے، یہاں استعمال ہونے والے ممالک کے علاقائی گروپ بندی عالمی OOSI ماڈل میں لاگو ہونے والی گروپ بندی سے تھوڑی مختلف ہیں۔ مزید برآں، آسٹریلیا، چین، جاپان، منگولیا اور جنوبی کوریا کو اختصار میں شامل نہیں کیا گیا۔

تمام زمروں میں خطے کا اسکور بنیادی طور پر انڈونیشیا اور ہندوستان کی اعلی کارکردگی کی وجہ سے ہے (خاکہ 3 دیکھیں)۔

خاکہ 3: یورپ اور وسطی ایشیا میں ملک کے مجموعی اسکورز

کال آؤٹ باکس: تب اور اب تک، کام جاری ہے

اگرچہ *آؤٹ آف دی شیڈوز انڈیکس* کی پہلی اور دوسری تکراروں کا سیدھے طور پر موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے، لیکن اس بات کو نمایاں کرنا گرانقدر ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں CSEA کی روک تھام اور ردعمل نے کہاں رفتار پکڑ رہی ہے اور کہاں اس کی پیش رفت دھیمی ہوئی ہے۔

مجموعی طور پر، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں انڈیکس کے پہلے اور دوسرے تکرار کے درمیان ممالک کے **اوسط اسکور میں اضافہ ہوا** (2019 میں 51.5/100 سے 2022 میں 56.9/100) اور سب سے **زیادہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ملک اور سب سے کم کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ملک کے درمیان فرق میں قدرے کمی آئی ہے۔** تاہم کارکردگی میں خاص طور پر امدادی خدمات اور بازیابی کے زمرے میں فرق بالکل واضح ہے جہاں سب سے زیادہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے (انڈونیشیا) اور سب سے کم کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے (پاکستان) کے درمیان اسکور 59 ہے۔

OOSI لائحہ عمل اور نتائج میں تبدیلیاں اس بات کی زیادہ جامع تفہیم فراہم کرنے کی کوششوں کا نتیجہ ہیں کہ ممالک کس طرح CSEA سے نمٹ رہے ہیں اور حکومتوں کو اعلیٰ معیار پر برقرار رکھ رہےہیں۔ خاص طور پر، دوسری تکرار میں روک تھام کا زیادہ باریک تشخیص شامل کی گئی ہے، جو کہ خاص طور پر حفاظتی قانون سازی کی جامعیت اور CSEA کی روک تھام کے لیے تعلیم کی فراہمی کے ارد گرد ہے۔[2] ان اضافے نے **ممالک کی روک تھام کے نظام میں** واضح خلا اور ایک جامع نقطہ نظر پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت کو نمایاں کیا ہے جس کا ہدف ردعمل اور روک تھام دونوں ہے۔

کچھ اشارے ایسے ہیں جو انڈیکس کے پہلے اور دوسرے تکرار کے درمیان براہ راست قابل موازنہ ہیں۔ ذیل میں، ہم نے یہ پتہ لگایا ہے کہ 2019 کے بعد سے ان میں سے کچھ اشارے کس طرح تبدیل ہوئے ہیں:

- اس خطے میں، ایسے ممالک کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے جن کے پاس ایسے **قوانین ہیں جو بالغوں کو جنسی سرگرمی—خصوصی طور پر دخول—میں ملوث ہونے سے روکتے ہیں۔** 2022 میں، خطے کے جائزہ شدہ تمام 11 ممالک میں ایسے قوانین موجود ہیں جو بالغوں اور لڑکیوں کے درمیان جنسی دخول پر پابندی عائد کرتے ہیں۔ چار ممالک (ملیشیا، بنگلہ دیش، پاکستان اور سری لنکا) میں لڑکوں کے لیے مساوی تحفظ اب بھی موجود نہیں ہے۔

2 CDC، تدارکی تکنیکی پیکیج، https://www.cdc.gov/violenceprevention/pdf/sv-prevention-technical-package.pdf

- **خطے میں بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی** کے رپورٹ شدہ واقعات پر ڈیٹا جمع کرنے والے ممالک کی تعداد میں OOSI 2019 کے بعد سے تبدیل نہیں ہوئی ہے۔ تاہم، **پھیلاؤ کا ڈیٹا جمع کرنے والے ممالک کی تعداد میں قدرے اضافہ ہوا ہے**، انڈونیشیا خطے کے دیگر تین ممالک میں شامل ہو گیا ہے جو پہلے ہی 2019 میں یہ ڈیٹا جمع کررہا ہے۔

- **نابالغوں کے بارے میں جنسی خیالات سے پریشان افراد کے لیے** روک تھام کی خدمات اور مدد کی دستیابی میں **بڑے خلا موجود ہیں**۔ ہمارے جائزے سے پتہ چلا ہے کہ اس خطے کے ممالک میں اس طرح کی خدمات کی کمی ہے، جس میں 2019 کے بعد سے کوئی بہتری نہیں دیکھی گئی ہے۔

- 2019 میں، خطے میں موجود بیشتر ممالک کے پاس ایک قومی حکمت عملی یا لائحہ عمل تھا جس میں خاص طور پر بچوں کے جنسی استحصال اور/ یا بدسلوکی کو حل کیا گیا تھا۔ تاہم، **بہت سے ممالک کے منصوبے یا حکمت عملیوں کی میعاد پہلی** تکرار کے بعد سے ختم ہوچکی ہیں اور، اگرچہ کچھ ممالک نے نئے منصوبوں کو اپ ڈیٹ یا تیار کیا ہے— جس میں ویتنام شامل ہے— جس میں انڈیکیٹر پر کریڈٹ **حاصل کرنے والے ممالک کی تعداد میں %55 کی کمی آئی ہے**: جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں صرف تین ممالک کے پاس فی الحال اس طرح کا منصوبہ یا حکمت عملی موجود ہے۔

علاقائی استحکام

مجموعی طور پر، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے خطے کے سرکردہ ممالک کے پاس مضبوط ابتدائی ریسپانس سسٹم اور طبی خدمات موجود ہیں۔ انہوں نے زیادہ خصوصی اور بچوں کے دوستانہ نظام انصاف قائم کرنے کے لیے اقدامات اٹھائے ہیں اور CSEA سے نمٹنے کے لیے سول سوسائٹی کے ساتھ اعلی سطحی تعاون حاصل کیا ہے (خاکہ 4 دیکھیں)۔

تصویر 4: تمام مختلف زمروں میں مجموعی طور پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اعلی 5

	روک تھام			ردعمل	
ملک	حفاظتی قانون سازی	پالیسیاں اور پروگرامز	قومی صلاحیت اور عہدبستگیاں	سپورٹ سروسز اور بازیابی	انصاف کا عمل
انڈونیشیا	55	17	18	1	16
ہندوستان	7	28	35	13=	18
تھائی لینڈ	47	12	40	21=	30=
ویتنام	33	16	21	28=	23=
فلپائن	12	46	24	13=	26

اعلیٰ تر
درجہ
کمتر

ابتدائی ردعمل اور طبی خدمات

پورے خطے میں ریسپانس سسٹم استحصال اور بدسلوکی کے بعد متاثرین کی مدد کے لیے ابتدائی خدمات اور دیکھ بھال کا ایک سلسلہ پیش کرتے ہیں۔ خطے کے تمام ممالک کے پاس CSEA کے بارے میں معاملات اور خدشات کی اطلاع دینے کے لیے ایک ہاٹ موجود ہے، جن میں سے زیادہ تر کے پاس (82%) کے پاس آن لائن یا موبائل رسائی کا اختیار بھی ہے۔ تقریبا چار میں سے تین ممالک میں وسیع پیمانے پر ہنگامی یا ہسپتال پر مبنی مراکز بھی دستیاب ہیں، جیسے کہ ون اسٹاپ کرائسس سینٹرز، جو ابتدائی طبی دیکھ بھال اور اکثر و بیشتر جنسی بدسلوکی کے متاثرین کے لیے متعدد دیگر خدمات فراہم کرتے ہیں۔[3] مزید برآں، اس خطے میں جنسی بدسلوکی کے شکار بچوں اور نوعمروں کی طبی تشخیص کے سلسلے میں طبی پیشہ ور افراد کے لیے وسیع پیمانے پر مخصوص رہنما خطوط تیار کیے گئے ہیں (82%)۔ بچوں کے جنسی استحصال کے معاملات میں خدمات

3 CDC، تدارکی تکنیکی پیکیج، https://www.cdc.gov/violenceprevention/pdf/sv-prevention-technical-package.pdf

کی فراہمی اور ردعمل کی کارروائی کو مربوط کرنے کے مقصد سے کثیر شعبہ جاتی ٹیمیں یا دیگر سسٹم بھی پورے خطے (67%) میں بہت زیادہ نظر آتے ہیں، حالانکہ CSEA کے تمام معاملات میں ایسی ٹیموں کے استعمال کے لیے قانونی حکم کم عام ہیں (27%)۔

← سول سوسائٹی کے ساتھ باہمی اشتراک

عالمی سطح پر، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا CSEA کے خلاف لڑائی میں سول سوسائٹی تنظیموں (CSOs) اور عاملین کے ساتھ اپنی شمولیت اور باہمی اشتراک میں قائدانہ کردار کا مظاہرہ کرتا ہے۔ خطے کا ہر ملک باضابطہ طور پر CSOs کو ایجنڈا ترتیب دینے اور CSEA کے معاملات پر عمل درآمد کرنے میں شامل کرتا ہے۔ یہ کلیدی کارکنوں کے لیے متعلقہ حکمت عملی یا رہنما خطوط کو فروغ دینے کے دوران ورکشاپس، مشاورت، یا مکالموں کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ حکومت اور سول سوسائٹی کے درمیان مصروفیت علاقائی سطح کی کوششوں تک پھیلی ہوئی ہے، جن میں جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی ایسوسی ایشن (ASEAN) کی قیادت بھی شامل ہے۔ حالیہ مثال میں ایک آن لائن تقریب شامل ہے، جس کی میزبانی تھائی لینڈ کی شاہی حکومت نے، ASEAN میں آن لائن بدسلوکی اور استحصال کی تمام شکلوں سے بچوں کی حفاظت کے لیے علاقائی منصوبہ عمل کی شروعات کرنے کے لیے کی۔ اس پہل میں حکومت، بین الاقوامی تنظیموں اور سول سوسائٹی کے تقریبا 500 شرکت کنندگان نے آن لائن استحصال اور بدسلوکی کے خط حرکت پر تبادلہ خیال کرنے اور خطے بھر میں بہترین طرزعمل کا اشتراک کرنے کے لیے اکٹھا کیا۔[4]

← خصوصی اور بچوں کا دوستانہ نظام انصاف

بچوں کے دوستانہ ٹولز اور طریق کار کی مہارت خصوصی اور ترقی کی سطح پورے خطے میں پھیل گئی ہے۔ خطے کے زیادہ تر ممالک (82%) کے پاس CSEA کے معاملات کی تحقیقات کے لیے ایک وقف ایجنسی یا یونٹ ہے، جبکہ ایک کے علاوہ تمام کے پاس آن لائن CSEA کے لیے ایک مخصوص یونٹ بھی ہے۔ مزید برآں، زیادہ تر ممالک (73%) میں حکومت یا حکومت کی طرف سے قبول کردہ تنظیم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ تفتیش کاروں کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے ٹولز اور معیار بچوں اور نوعمروں کے لیے دوست مزاج ہیں۔ اس بات کی ضمانت دینے کے لیے قوانین موجود ہیں کہ عدالتی کارروائیاں بچوں کے لیے دوستانہ ہیں، اسے خطے میں بھی بڑے پیمانے پر اپنایا گیا ہے (73%)۔ ان میں مدعاعلیہ کی موجودگی میں نابالغوں کی شہادت پیش کرنے سے بچانے جیسی کارروائیاں شامل ہیں۔ خطے کے ریسپانس سسٹم کو مزید تقویت ملے گی، اگرچہ ممالک عدالتی عہدیداروں کے لیے مضبوط تربیتی تقاضوں (مثال کے طور پر، بچوں کے جنسی استحصال اور بچوں کے دوستانہ اور صدمے کے لیے باخبر نقطہ نظر) کو نافذ کرنے کے لیے اقدامات کرتے ہیں، جو اس وقت صرف تین ممالک میں نافذالعمل ہیں۔

---

4 بچوں پر تشدد کا خاتمہ. "ASEAN کے رکن ممالک بچوں کے آن لائن استحصال اور بدسلوکی سے نمٹنے کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔
https://www.end-violence.org/articles/asean-member-states-join-forces-tackle-online-exploitation-and-abuse-children

توجہ مرکوز کرنے کے لیے علاقائی مقامات

جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں اب بھی خلا موجود ہیں جنہیں ان کے روک تھام اور ریسپانس سسٹم میں بند کرنے کی ضرورت ہے۔ CSEA سے نمٹنے کے لیے مزید جامع قانون سازی کی حکمت عملی قائم کی جانی چاہیئے؛ مزید روک تھام کے تعلیمی پروگراموں اور بیداری پیدا کرنے کے اقدامات پر عمل درآمد کیا جانا چاہیئے؛ اور انصاف کے عمل کی زیادہ سے زیادہ نگرانی قائم کی جانی چاہیئے۔

- **جنسی تشدد سے نمٹنے کے لیے جامع قانونی لائحہ عمل**

جنسی تشدد سے نمٹنے کے لیے ایک سخت قانونی لائحہ عمل مجرموں کو جوابدہ بنانے کی بنیاد ہے، لیکن قانون بھی تشدد کی وضاحت کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو نقصان دہ معاشرتی اصولوں کو چیلنج کرنے میں مدد کرسکتا ہے۔[5] جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا CSEA اور صنفی بنیاد پر تشدد سے نمٹنے کے لیے جامع قانون سازی کے نفاذ میں عالمی اوسط سے پیچھے ہے۔ اگرچہ خطے کے بیشتر ممالک کی قومی قانون سازی بچوں کے ساتھ جنسی جرائم کی ایک حد کو جرم قرار دیتی ہے، لیکن ایک تہائی سے زیادہ (36%) اب بھی عصمت دری یا جنسی حملے کی صنفی وضاحت کا استعمال کرتے ہیں، جس سے ان قوانین کے تحت لڑکوں کو مساوی تحفظ سے محروم کردیا جاتا ہے۔[6] مزید برآں، صرف دو ممالک (ہندوستان اور فلپینس) نے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے جنسی رضامندی کی عمر 16 سال مقرر کی ہے، جبکہ کسی بھی ملک نے خواتین کے ختنے یا کاٹنے کو جرم قرار نہیں دیا ہے۔

- **تشدد کی روک تھام کی تعلیم اور بیداری پیدا کرنا**

CSEA کی روک تھام کے بارے میں تعلیم، تربیت اور آگاہی بڑھانے سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد مل سکتی ہے کہ کلیدی مستفدین غلط استعمال کو روکنے کے لیے صحیح علم اور مہارت سے لیس ہوں۔ اگرچہ یہ خطہ تعلیم کی فراہمی پر اچھی پیش رفت کا مظاہرہ کرتا ہے جو بچوں کو بدسلوکی یا خطرناک حالات کو سمجھنے اور شناخت کرنے میں مدد کرتا ہے، لیکن بچوں اور نوعمروں کے ساتھ رابطے میں والدین اور دیگر مستفدین کے لیے تعلیم اور تربیت کافی کم پھیلی ہوئی ہے۔ صرف مٹھی بھر ممالک (18%) اساتذہ کے لیے تشدد کی روک تھام کی تربیت فراہم کرتے ہیں۔ تقریبا ایک تہائی ممالک (36%) نے والدین کے لیے بچوں کے جنسی استحصال کے بارے میں معلومات تیار کی ہیں اور صرف ایک (انڈونیشیا) نے نوجوانوں کی خدمت کرنے والی تنظیموں کے لیے رہنمائی تیار کی ہے۔ مزید برآں، خطے کے آدھے سے بھی کم ممالک (45%) نے گزشتہ دو سالوں

---

5 الیگزینڈر-سکاٹ، ایم بیل، ای اور ہولڈن، جے (2016) DFID رہنما یادداشت: خواتین اور لڑکیوں کے خلاف تشدد سے نمٹنے کے لیے سماجی معیارات کو تبدیل کرنا (VAWG)۔ لندن: VAWG ہیلپ ڈیسک

6 اگرچہ ہندوستان کا جنسی جرائم سے بچوں کے تحفظ (POCSO) کا قانون صنفی لحاظ سے غیر جانبدار ہے، لیکن کاؤنٹی تعزیرات میں اب بھی عصمت دری کی دفعہ کے تحت عصمت دری کی صنفی وضاحت کا استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ لڑکوں کی عصمت دری پر POCSO ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمہ چلایا جاسکتا ہے، لیکن ان قانونی طریقوں کے مابین تضادات کو دور کیا جانا چاہیئے تاکہ جنسی تشدد کے ارد گرد نقصان دہ غلط فہمیوں یا معاشرتی بدنامی کو ختم کرنے میں مدد مل سکے۔

میں ایک یا ایک سے زیادہ بیداری پیدا کرنے کی مہم چلائی ہے تاکہ اس مسئلے کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنے میں مدد مل سکے اور لوگوں کو متاثرین کی مدد کے دستیاب طریقوں سے آگاہ کیا جا سکے۔

نظام انصاف کی نگرانی اور تشخیص

اگرچہ خطے نے CSEA کی تفتیش اور استغاثہ کے لیے متعدد بچوں کے دوستانہ طریقہ کار اور رہنما خطوط متعارف کرانے پر پیشرفت کی ہے، لیکن اس مسئلے کے جواب میں نظام انصاف کے نفاذ یا مجموعی معیار اور تاثیر کا جائزہ لینے یا نگرانی کرنے کی کوششیں کمیاب ہیں۔ خطے میں صرف ایک ملک نے گزشتہ پانچ سالوں میں بچوں کے جنسی بدسلوکی اور/ یا استحصال کے خلاف اپنے نظام انصاف کے ردعمل کی تشخیص کی ہے۔ مزید برآں، صرف دو ملکوں نے بچوں کی جنسی بدسلوکی یا استحصال سے متعلق گرفتاریوں، فرد جرم عائد ہونے یا سزاؤں کے بارے میں ڈیٹا جمع کرتے ہیں۔

تصویر 5: مرکوزیت کے شعبے: ملکوں نے اسے کیسے کیا

مرکوزیت والا شعبہ

بچوں کے جنسی استحصال سے نمٹنے کے لیے جامع قانونی لائحہ عمل

فلپینس ریپبلک ایکٹ (RA) نمبر 11648، جس پر مارچ 2022 میں دستخط کیے گئے تھے، اس میں لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے لیے جنسی رضامندی کی کم سے کم عمر کو 12 سے بڑھا کر 16 کردی گئی ہے۔

روک تھام کی تعلیم اور بیداری پیدا کرنے کی کوششیں

ہندوستان کے بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قومی کمیشن (نیشنل کمیشن فار دی پروٹیکشن آف چائلڈ رائٹس) نے والدین اور اساتذہ کے لیے مختصر ویڈیوز کا ایک سلسلہ تیار کیا ہے تاکہ وہ بچوں کے جنسی استحصال کی ابتدائی انتباہی علامات کے بارے میں جان سکیں اور اطلاع دہی کے میکانزم کے بارے میں بیداری پیدا کرسکیں۔

CSEA کے لیے انصاف کے ردعمل کا جائزہ اور نگرانی

2020 میں، **کمبوڈیا میں بچوں کے جنسی استحصال کے فوجداری نظام انصاف کے ردعمل** کا جائزہ لینے کے لیے ایک مطالعہ کیا گیا تھا، جس سے انصاف تک رسائی اور بازیابی کے تدارک میں خلا کی نشاندہی کرنے میں مدد ملی ہے۔

ملک کے موازنے

آؤٹ آف دی شیڈوز انڈیکس کے دوسرے تکرار میں انڈونیشیا، ہندوستان اور تھائی لینڈ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں سب سے آگے ہیں (خاکہ 6 دیکھیں)۔

تصویر 6: مجموعی طور پر اور روک تھام میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے

مجموعی طور پر	روک تھام	ردعمل
انڈونیشیا	ویتنام	انڈونیشیا
ہندوستان	تھائی لینڈ	ہندوستان
تھائی لینڈ	کمبوڈیا	فلپینس
ویتنام	ہندوستان	تھائی لینڈ
فلپینس	انڈونیشیا	ملیشیا

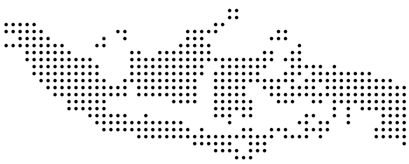

انڈونیشیا کی اعلی کارکردگی متاثرین کی بازیابی کو یقینی بنانے کے عزم سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ علاقائی طور پر اور OOSI میں تمام 60 ممالک میں سپورٹ اینڈ ریکوری سروسز کے زمرے میں سب سے اوپر ہے۔ اس شعبے میں انڈونیشیا کی کامیابی استحصال یا بدسلوکی کے متاثرین کو خدمات کے ایک جامع سیٹ کی مربوط فراہمی کی وجہ سے ہے–بشمول رپورٹنگ ہاٹ لائنز، فوری اور طویل مدتی طبی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ ذہنی صحت کی خدمات بھی۔ یہ خطے کے ان دو ملکوں میں سے ایک ہے جو مدد کے حصول اور خدمات کی حصولیابی سے متعلق ڈیٹا جمع کرتے ہیں، جو کہ باخبر پالیسی سازی اور وسائل کی مناسب تقسیم کے لیے اہم ہے۔ تاہم، روک تھام میں انڈونیشیا کی سرمایہ کاری کم مضبوط ہے: یہ علاقائی طور پر پانچویں اور مجموعی طور پر 24 ویں نمبر پر ہے۔ صنفی مساوات کے تحفظ کے لیے کمزور قوانین اور CSEA سے نمٹنے کے لیے قومی منصوبہ عمل کی عدم موجودگی کارکردگی میں اس فرق کے پیچھے کچھ محرک عوامل ہیں۔

ہندوستان کے CSEA کے خلاف مضبوط قانونی لائحہ عمل سے خطے میں ملک کی دوسری اور عالمی سطح پر 16ویں پوزیشن حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ خاص طور پر جنسی جرائم سے بچوں کے تحفظ (POCSO) ایکٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو متعدد نقصان دہ طرز عمل اور جنسی جرائم سے تحفظ فراہم کرتا ہے، جس میں جنسی حملہ، بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کی تیاری اور ذخیرہ کاری اور آن لائن بچوں کے جنسی استحصال کی سہولت کاری شامل ہے۔ مزید برآں، ہندوستان خطے کے ان دو ممالک میں سے ایک ہے جس کی قومی قانون سازی دونوں جنسوں کے لیے رضامندی کی قانونی عمر 18 سال مقرر کرتی ہے۔ ساتھیوں کے ساتھ رضامندی سے ہونے والی جنسی سرگرمی میں مصروف عمل نوجوانوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کو روکنے کے لیے عمر میں قریبی استثنیٰ کو شامل کرکے اس نقطہ نظر کو مزید تقویت دی جاسکتی ہے۔ تاہم، روک تھام کی متعدد اہم پالیسیوں اور پروگراموں میں ملک کی سرمایہ کاری میں خلا موجود ہے، جن میں خاندانوں کی مدد کرنا شامل ہے جیسے کہ گھر پر ملاقات کرنے والے پروگرامز اور والدین کی مدد۔

تھائی لینڈ، جو مجموعی طور پر خطے میں تیسرے نمبر پر ہے، پالیسیوں اور پروگراموں کے زمرے میں خاص طور پر اچھا نمبر حاصل کرتا ہے (علاقائی طور پر پہلا اور عالمی سطح پر 12واں مقام)۔ اس کامیابی کی بنیاد متعلقہ تعلیم اور تربیتی اقدامات کی فراہمی ہے، جس میں جنسی استحصال اور طلباء کے لیے ڈیٹنگ سے متعلق تشدد پر اسکول پر مبنی تعلیمی پروگرام؛ اساتذہ کو تشدد کی روک تھام کی تعلیم فراہم کرنا؛ اور صحت عامہ کی وزارت کے ذریعہ تیار کردہ والدین کے لیے رہنمائی شامل ہیں۔ متاثرین کے لیے کلیدی خدمات کی دستیابی کو یقینی بنانے کی کوششیں ردعمل کے ستون میں علاقائی طور پر تھائی لینڈ کی چوتھی پوزیشن میں ایک کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کوششوں میں ہسپتال میں قائم ون اسٹاپ کرائسس سینٹرز کا آپریشن شامل ہے، جو جنسی استحصال کے متاثرین کے لیے طبی، نفسیاتی، قانونی اور دیگر خدمات کی ایک حد پیش کرتے ہیں۔ تاہم، تھائی لینڈ کو CSEA کے پیمانے اور دائرہ کار کو سمجھنے کے لیے ایک طویل سفر طے کرنا ہے۔ ملک میں فی الحال بچوں کے خلاف ہونے والے جنسی جرائم کے واقعات کے پھیلاؤ کے بارے میں ڈیٹا جمع کرنے کے لیے کوئی مؤثر نظام نہیں ہے۔

نتیجہ: جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا کے لیے استحکام اور توجہ مرکوز کرنے والے اہم شعبے

OOSI لائحہ عمل کو CSEA سے نمٹنے کے لیے بہترین ممکنہ جامع نقطہ نظر کی نشاندہی کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ خاکہ 7 اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ یہ خطہ کہاں آگے بڑھ رہا ہے اور کہاں پیچھے رہ رہا ہے۔

تصویر 7

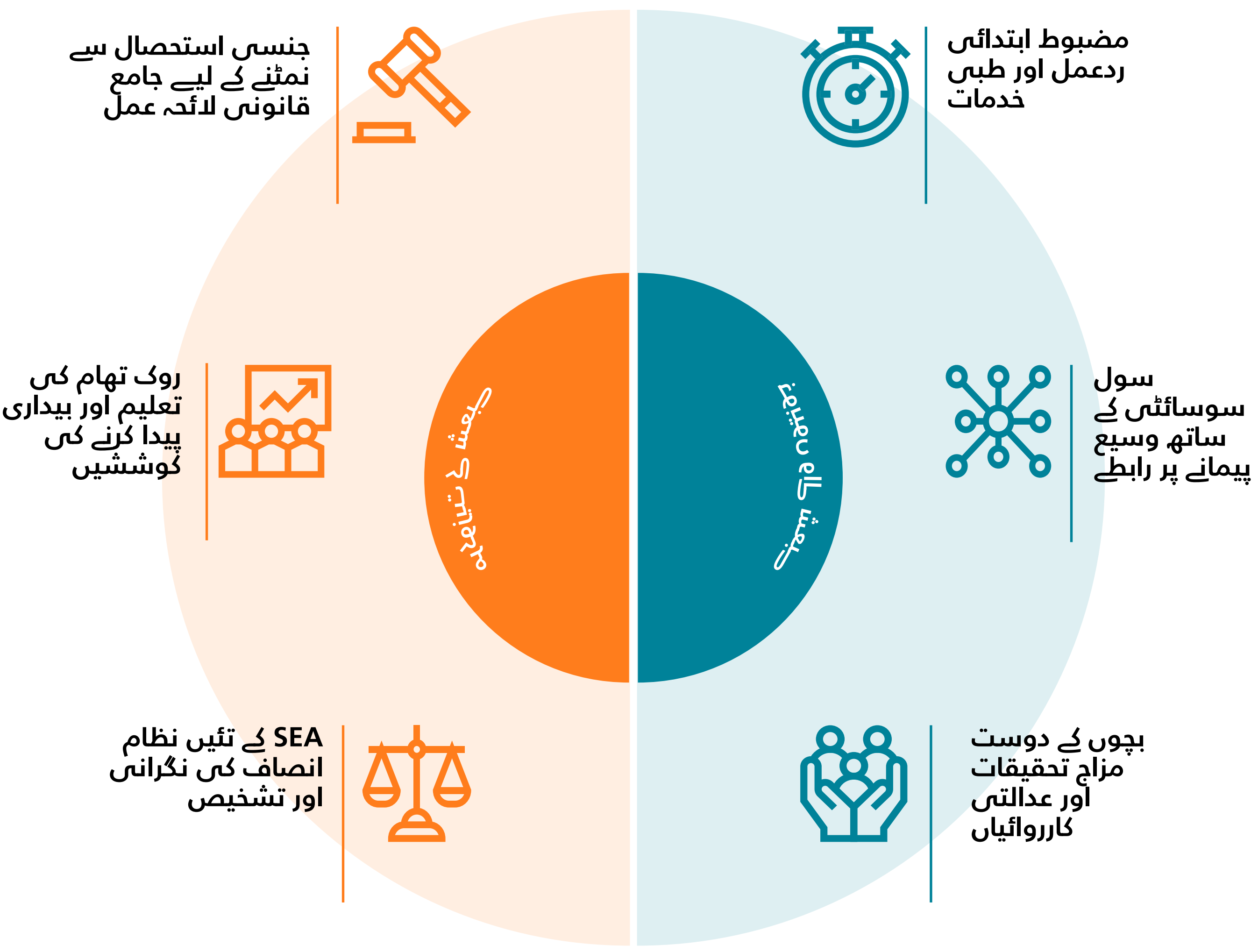

جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا بچوں کے جنسی استحصال اور بدسلوکی کی روک تھام اور اس کے تئیں درعمل ظاہر کرنے کی اپنی کوششوں میں اچھی پیش رفت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ خطے کی پیش رفت حکومتوں اور سول سوسائٹی کے درمیان اعلی درجے کے تعاون، اس بات کو یقینی بنانے کی کوششوں سے پیدا ہوتی ہے کہ متاثرین کے لیے اہم ردعمل کی خدمات وسیع پیمانے پر دستیاب ہوں اور اس پورے عمل میں بچوں کے مفادات کو یقینی بنانے کے لیے زیادہ خصوصی اور بچوں کے دوست مزاج فوجداری انصاف کے طریقہ کار میں سرمایہ کاری کی جائے۔

ان خوبیوں کے باوجود، جب CSEA سے نمٹنے کے لیے ایک جامع اور بچوں پر مرتکز ردعمل اور روک تھام کے سسٹم کو یقینی بنانے کی بات آتی ہے تو بہت سے خلا باقی رہ جاتے ہیں۔ پورے خطے کی حکومتیں پہلے ہی ان خلا کو پُر کرنے کی راہ ہموار کر رہی ہیں:

- **بچوں کے جنسی استحصال سے نمٹنے کے لیے جامع قانونی لائحہ عمل تیار کرنے کے لیے** فلپینس ریپبلک ایکٹ (RA) نمبر 11648، جس پر مارچ 2022 میں دستخط کیے گئے تھے، اس میں لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے لیے جنسی رضامندی کی کم سے کم عمر کو 12 سے بڑھا کر 16 کردی گئی ہے۔

- ہندوستان نے اس بات کو **یقینی بنانے کے لیے اقدامات اٹھائے ہیں کہ اہم مستفدین کو بچوں کے جنسی استحصال کی ابتدائی انتباہ علامات** کے بارے میں جاننے اور اطلاع دہی کے میکانزم کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لیے والدین اور اساتذہ کی خاطر مختصر ویڈیوز کی ایک سیریز تیار کرکے بدسلوکی کو روکنے کے واسطے صحیح جانکاری اور ٹولز سے لیس کیا جائے۔

- **نظام انصاف کی زیادہ سے زیادہ نگرانی اور تشخیص کو یقینی بنانے کے لیے**، کمبوڈیا میں بچوں کے جنسی بدسلوکی پر فوجداری انصاف کے ردعمل کا جائزہ لینے، انصاف تک رسائی میں خلا کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ بحالی کے تدارک کے لیے 2020 کا مطالعہ[7] کیا گیا تھا۔

CSEA کو حل کیا جا سکتا ہے. ایسا کرنے کے لیے، خطے کو اپنی خوبیوں اور علاقائی آموزش سے فائدہ اٹھانا ہوگا تاکہ ایک جامع روک تھام اور ردعمل کا نظام تشکیل دیا جاسکے جو بچوں اور نوعمروں کے خلاف جنسی تشدد کے خاتمے کی موجودہ کوششوں کی حمایت کرے۔

7 یہ مطالعہ بچوں کے حقوق پر مبنی ایک این جی او Action Pour Les Enfants [APLE] کمبوڈیا نے انجام دیا تھا۔ APLE اس وقت کمبوڈیا میں وزارت داخلہ اور وزارت سماجی امور، ویٹرنز اور ری ہیبیلیٹیشن کے ساتھ دو MoUs کے تحت کام کر رہی ہے، جس سے نفاذ قانون کے اداروں سے متعلق سرگرمیوں اور متاثرین کی مدد کی خدمات کے لیے کثیر اسٹیک ہولڈرز کے تعاون کو افزوں کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ECONOMIST IMPACT

تحقیق کے بعد تیار
کردہ بذریعہ

Out of the Shadows